سوال

(154)شیعہ راوی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا صحیح بخاری میں شیعہ راوی موجود ہیں اور یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ بھی شیعہ تھے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں واقعتاً صحیح بخاری میں کچھ شیعہ راوی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک شیعہ اور روافض میں بہت فرق ہے ان کا معاملہ آج کل کے شیعہ حضرات کی طرح نہ تھا کہ ان کے روافض کے مابین کچھ فرق وامتیاز نہیں بلکہ متقدمین کے نزدیک شیعہ سے مراد وہ لوگ تھے جو صرف تفضیل کے قائل تھے یعنی علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے تھے، اگرچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برحق امام اور صحابی سمجھتے تھے مگر اس طرح کے کچھ لوگ اہل سنت میں بھی گذرے ہیں جو علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیتے تھے لہذا یہ ایسی بات نہیں جو بہت بڑی قابل اعتراض ہو وہاں کچھ شیعہ شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے علی رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتے تھے اگرچہ وہ شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق اس عقیدہ کے حامل بھی تھے کہ وہ برحق امام اور صحابی رضی اللہ عنہم تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے تھے اور ان کی بات زیادہ سے زیادہ بدعت کے زمرہ میں آتی ہے اور اصول حدیث میں بتدعین کی روایت کو درج ذیل شرائط سے قبول کیا گیا ہے۔

(1)وہ صدوق ہو متہم بالکذب نہ ہو، عادل ہو۔

(2)وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔

(3)اس کی روایت اس کی بدعت کی مؤید نہ ہو۔

باقی روافض وہ تو متقدمین کے نزدیک وہ تھے جو علی رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کو معاذ اللہ بے دین اور غاصب وغیرہ کہتے رہتے ہیں گویا ان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر کو ترک کر دیا ہے اس طرح کے شخص کی روایت قطعاً غیر مقبول ہے۔

شیعیت اور رافضیت کی یہ تحقیق علامہ امیر علی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب کے حاشیہ کے متصل بعد یعنی تقریب کے ساتھ متصل شامل کر دیا ہے، اس میں اس کے متعلق دوسرے کئی اصول حدیث کے مسائل اور فن رجال وغیرہ کے متعلق کافی باتیں لکھی ہیں یہ رسالہ قابل دید ولائق مطالعہ ہے۔

الحمدللہ صحیح بخاری میں جوشیعہ راوی ہیں وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہیں اوران کی روایات بدعت کی مؤید بھی نہیں اوروہ فی نفسہ ثقہ وصدوق ہیں بلکہ کچھ روایات ان سے ایسی بھی مروی ہیں جوان کی بدعت خلاف ہیں لہذاایسے راویوں کی روایت میں کچھ حرج نہیں لہذاامام محدثین بخاری پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ تفصیل کےلیے اصول حدیث کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔

باقی رہاامام نسائی کا معاملہ توان کے متعلق شیعہ ہونے کی بات کہنا بالکل غلط ہے اورامام موصوف پراتہام ہے۔ باقی امام صاحب نے جوکتاب خصائص علی لکھی ہے وہ اس لیے کہ ان کا کچھ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑاتھا جو علی رضی اللہ عنہ سے بالکل منحرف تھے اوران کے متعلق ناشائستہ لفاظ کہتے تھے، اس لیے اسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کی مدافعت میں یہ کتاب لکھی اس کتاب میں کچھ احادیث صحیح توکچھ ضعیف بھی مگریہ تومحدثین کرتے آئے ہیں (کہ اپنی کتب صحیح وضعیف سب طرح کی احادیث درج کرتے ہیں) دیکھئے ترمذی، ابن ماجہ، ابوداودان سب کتب میں کچھ احادیث صحیح ہیں توکچھ ضعیف۔

امام حاکم واقعتاشیعیت کی طرف مائل تھے جیساکہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں صراحت فرمائی ہے لیکن غالی شیعہ یارافضی نہ تھے بلکہ صرف تفضیل کے قائل تھے اورحضرات شیخین کی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کرنے والے تھے اور شیعیت اوررافضیت کا فرق میں اوپردرج کرآیاہوں امام حاکم کامقام حدیث میں بہت بلند ہے، ان کے ترجمہ کوکتب تاریخ اورتذکرۃ الحفاظ میں دیکھا جائے تومعلوم ہوگاکہ بڑے بڑے ائمہ اورحفاظ حدیث نے ان کی بہت ثناء بیان کی ہے باقی رہی ان کی کتاب المستدرک تومعلوم ہوتاہے کہ انھیں اس کی تبییض ونظرثانی کا موقع نہیں مل سکا، اس لیے اس میں کچھ منکراورموضوع احادیث ہیں اس کے باوجود بھی اس میں کافی احادیث صحیح اورحسن ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 549

محدث فتویٰ